فقہ الفنون

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی اور اسلام

نتیجہ فکر: محمد شہاب الدین ☆ ترجمہ: انیس الرحمٰن (دوسری قسط)

تجرباتی علوم اور خلافتِ ارض:

جدید تجرباتی علوم کا رشتہ خلافتِ ارض سے بڑا گہرا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد آپ کو تمام اشیاء و موجوداتِ عالم سے متعارف کرایا، جیساکہ ارشاد باری ہے: **وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا۔**

مفسرین نے تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اشیائے کائنات کے نام، ان کے خواص و تاثیرات اور ان کے دینی و دنیوی منافع سے متعارف کرایا۔ اس خدائی تعلیم کا راز یہ تھا کہ آپ زمین پر خلیفہ بنا کر پیدا کئے گئے تھے۔ لہٰذا روئے زمین پر موجود تمام اشیاء و مخلوقات سے آگہی ضروری تھی جو کہ اس کے زیرِ تصرف آتے ہوں، کیونکہ خلافتِ ارض کا تصور اس کے بغیر ممکن نہیں۔(۱)

یہی اسماء و مسمیات یعنی اشیائے کائنات اور اس کے خواص و تاثیرات موجودہ دور میں علوم طبیعی کا موضوع ہیں اور یہی وہ طبیعی علوم ہیں جو جمادات، نباتات، حیوانات، اجرام سماوی اور ان کے طبیعی خصائص (Physical Properties) میں تحقیق و تجسس کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جو علم دیا تھا یہ وہی علم ہے جس کو آج علم طبیعی یا سائنس کہا جاتا ہے۔ اس میدان میں جس نے بھی ترقی کی وہ عروج و ترقی کی بلندیوں پر پہنچ گیا اور جو پیچھے رہا اس نے ادبار و انحطاط کی پستیوں کو چھولیا۔ یہی وہ راز ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو روزِ اوّل ہی سے یہ علم عطا کیا اور اس واقعہ کو

۱۔ تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن: طبری، ۱/۱۷۰، تفسیر القرآن العظیم: ابن کثیر ۱/۳، تفسیر الکشاف للزمخشری، ۱/۲۷۲، تفسیر کبیر، رازی ۱/۱۹۳، احکام القرآن، جصاص: ۱/۳۱، تفسیر منار، رشید رضا: ۱/۲۶۲،

اس کے لئے یادگار اور عزت بخش قرار دیا، تاکہ مسلمان اس کو بھول نہ جائیں اور اس سے غفلت نہ برتیں۔ مگر افسوس کہ آج مسلمانوں نے اس کو فراموش کر دیا اور انجان بن گئے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج وہ طرح طرح کی آزمائشوں اور مصیبتوں سے دوچار ہیں۔ لہٰذا خلافتِ ارض کے میدان میں جو کچھ ہم نے کھویا ہے اس کو پانے کے لئے ان علوم سے دوبارہ ناطہ جوڑنا ضروری ہے۔ جس کے بغیر خلافتِ ارض کا حصول ممکن نہیں ہو سکتا۔ خلافتِ ارض کی تکمیل روحانیت اور مادیت کے صحیح ملاپ و آمیزش کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی اور جو قوم ان دونوں میں تفریق کرے گی وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا دین و دنیا کا رشتہ یکساں طور پر قائم رکھنے کے لئے ان دونوں میں تطبیق نہایت ضروری ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے وہ اقدار و محاسن اور اس کے مثبت پہلو ہیں جو ہر دور میں رہبرانہ کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اُمتِ اسلامیہ کا فریضہ:

اگر آج امت اسلامیہ ترقی یافتہ ہوتی اور سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں خود کفیل رہتی تو اس کے اور دوسری اقوام کے درمیان توازن درہم برہم نہ ہوتا۔ بلکہ یہ ایک طرف اگر اقوام عالم کے درمیان عدل الٰہی کے قیام کا ذریعہ ہوتا تو دوسری طرف عصری علوم و فنون اور صنعتوں میں سرایت کردہ شر و فساد کی سرکوبی کے لئے مددگار بھی ثابت ہوتا کیونکہ یہ امت ایک بہترین امت بنائی گئی ہے، جس کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بھی سونپا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (۱)

تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئیں اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔

۱۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۱۰،